اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہویں اسمبلی / ستراہواں اجلاس (چوتھی نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز بدھ مورخہ 10/ستمبر 2025ء بمطابق ۱۶/ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	06

☆☆☆

جلد 17 شمارہ 04

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز بدھ مورخہ 10/ستمبر 2025ء بمطابق ۱۶/ربیع الاوّل ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3 بجکر 55 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ط

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ط وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾ لا

الرّبع

الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾

﴿ پارہ نمبر ۱ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۴۲ تا ۴۶ ﴾

ترجمہ: اور مت ملاؤ صحیح میں غلط اور مت چھپاؤ سچ کو جان بوجھ کر۔ اور قائم رکھو نماز اور دیا کرو زکوٰۃ اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ۔ کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بولتے ہو اپنے آپکو اور تم تو پڑھتے ہو کتاب پھر کیوں نہیں سوچتے ہو۔ اور مدد چاہو صبر سے اور نماز سے اور البتہ وہ بھاری ہے مگر انہی عاجزوں پر۔ جن کو خیال ہے کہ وہ روبرو ہونے والے ہیں اپنے رب کے اور یہ کہ ان کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمِ۔

☆☆☆

جنابِ اسپیکر: جَزَاکَ اللّٰہ۔ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

پرنس احمد عمر احمد زئی: جنابِ اسپیکر! مَیں گزارش کرتا ہوں اگر آپ دو منٹ مجھے دے دیں۔

جنابِ اسپیکر: سر! اگر آپ تعاون کریں تو ایجنڈے پر چلتے ہیں پھر end میں اِنشاءاللہ سب کو موقع دیں گے سب کو اِنشاءاللہ accomodate کریں گے۔ **وقفہ سوالات۔**

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 53 دریافت فرمائیں۔ زابد علی ریکی چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں اور یہ سوال تقریباً کوئی دس مہینے سے یہ questions آرہے ہیں لہٰذا اِنکو desposed off کیا جاتا ہے۔ میر زابد علی ریکی صاحب سوال نمبر again محکمہ زراعت سے ہے desposed off کیا جاتا ہے۔ again زابد علی ریکی صاحب Question No.159، again محکمہ زراعت سے ہے desposed off کیا جاتا ہے۔ again زابد علی ریکی صاحب! سوال نمبر 162 محکمہ زراعت desposed off، مولوی نور اللہ صاحب! سوال نمبر 88 دریافت فرمائیں، محکمہ زراعت وہ بھی موجود نہیں ہیں desposed off۔ جناب ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 98 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مَیں نے چارٹ بھی اُٹھایا ہوا تھا لیکن ابھی سوال کروں گا۔ سوال نمبر 99۔

☆**99** **مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 27 اگست 2024ء۔

مورخہ 31 جولائی 2025 کو مؤخر شدہ۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ضلع گوادر کے زمینداروں کے بندات کیلئے 2023-24ء میں کل کتنے بلڈوزر گھنٹے فراہم کئے گئے ہیں اور کتنے بندات پر تا حال کام مکمل ہوا ہے کی تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت: جواب موصول ہونے کی تاریخ 12 اگست 2024ء۔

محکمہ زرعی انجینئرنگ میں مالی سال 2023-24ء کے دوران ضلع گوادر کے زمینداروں کو بندات کیلئے کوئی بلڈوزر گھنٹہ فراہم نہیں کیا ہے۔ علاوہ ازیں جناب ہدایت الرحمٰن بلوچ، رکن صوبائی اسمبلی کی درخواست پر وزیر اعلیٰ بلوچستان نے 2000 بلڈوزر گھنٹے جناب ڈپٹی کمشنر گوادر کی سربراہی میں تشکیل کردہ کمیٹی کو جاری کئے ہیں جو کہ ڈپٹی کمشنر گوادر نے تا حال زمینداروں میں تقسیم نہیں کیے ہیں۔

جنابِ اسپیکر: concerned minister please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): آنرایبل اسپیکر صاحب! چونکہ آنرایبل منسٹر ایگریکلچر کے حلقے میں کل سے بہت شدید بارشوں کا سلسلہ شروع ہے آج اُنھوں نے خود آنا تھا اِس کے جوابات دینے کے لیے لیکن وہ کیونکہ اپنے لوگوں کے درمیان ہیں تو It is humbly requested کہ آنرایبل جو ممبرز ہیں جن کے سوال رہتے ہیں وہ ہم سے چیمبر میں مل لیں ہم اُن کی تسلی کروادیں گے تو اِن کو کیونکہ بڑے عرصے سے آرہے ہیں تو اِن کو میرا مشورہ یہ ہے کہ desposed off کردیں سر۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر 99 محکمہ زراعت desposed off، جناب ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! again Question No.107 محکمہ زراعت کے ساتھ desposed off، میر یونس عزیز زہری صاحب! سوال نمبر 100 محکمہ زراعت یہ چھٹی پر ہیں لیکن یہ سوال بھی کافی عرصے سے آرہا ہے۔ لہٰذا اِسے بھی desposed off کیا جاتا ہے۔ میر یونس عزیز زہری صاحب 226 again ۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی۔

وزیر محکمہ مال: ہم رئیسانی صاحب MNA کو پورے ہاؤس کی طرف سے welcome کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: تشریف رکھیں مَیں اپنی طرف سے اور پورے ہاؤس کی جانب سے MNA رئیسانی صاحب کو ہاؤس میں welcome کرتا ہوں۔ میر یونس عزیز زہری صاحب کا سوال نمبر 226 again زراعت سے ہے desposed off سید ظفر علی آغا صاحب! سوال نمبر 129 محکمہ زراعت again desposed off ۔ انجینئر زمرک خان صاحب! سوال نمبر 134 غیر موجودگی میں desposed off سید ظفر علی آغا صاحب محکمہ QDA سے ہے، defer کیا جاتا ہے next session کے لیے۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب نے آج تا تا اختتام اجلاس جبکہ میر یونس عزیز زہری صاحب اور میر ظفر اللہ خان زہری نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواستیں کی ہیں۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

مجالس قائمہ کی رپورٹس کا پیش و منظور کیا جانا۔ چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ! مجلس کی رپورٹ بر "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک: مَیں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 ستمبر 2025ء تک کی توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ جی، جب اِس کو زیرغور لائیں گے پھر آپ اُس پر بات کریں۔ تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ کی رپورٹ بر "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 ستمبر 2025ء تک کی توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: چیئرمین محکمہ داخلہ بر بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو پیش کریں۔

میر علی مدد جتک: مَیں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! بلوچستان "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

نوبزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت، قانون و پارلیمانی امور): مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون "بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی،

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی ۔لہٰذا بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم ۔ظاہر ہے یہ جو مسودہ ہے پہلے بھی ہم نے اِسکی مخالفت کی ہے کہ بلوچستان کے جو مسائل ہیں اِس کی صحیح تشخیص کی ضرورت ہے صحیح مشاورت کی ضرورت ہے ۔ پوری اسمبلی میں جیسے سی ایم صاحب نے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ ایسی بات کوئی نہیں ہے۔ تو پوری اسمبلی کو تمام ممبران کو صحیح brief کی ضرورت ہے کہ کس کی کیا کمزوریاں ہیں، یعنی پولیس کی کی کمزوریاں ہیں، لیویز کی کیا کمزوریاں ہیں، امن وامان خراب ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟ کیا اسباب ہیں؟ کس کو ہم نے کیا وسائل دیئے ہیں؟ تو میرے خیال میں صحیح مشاورت کے ساتھ یہ فیصلے ہونے چاہئے ، بغیر مشاروت کے صرف یہ ہمارے پاس پیش ہوتے ہیں کثرت رائے سے فیصلے کیئے جاتے ہیں ''کہ بس ہماری اکثریت ہے ہم فیصلہ کرلیں''۔ ہمیں پتہ ہے کہ کون سا فیصلہ کس طرح ہوتا ہے اِس کی جو میں بھرپور مخالفت کرتا ہوں کہ جب بھی ہم محسوس کررہے ہیں، آپ محسوس کریں جہاں لیویز پولیس میں ضم کی گئی ہے وہاں کے امن وامان بہتر ہوا ہے کیا؟ اُن اضلاع کی فہرست آپ دے دیں وہ فہرست بھی ایوان کے سامنے پیش ہونی چاہیے کہ ہمارے اِس فیصلے سے وہ امن وامان بہتر ہوا ہے تو ٹھیک ہے آئیں بحث کرتے ہیں۔ وہاں تو امن وامان زیادہ خراب ہوا ہے۔تو اِس کی مخالفت کروں گا، دوسرا فیڈرل لیویز کے جو لوگ صوبائی لیویز میں ضم کیئے گئے ہیں تو یہ اچھا فیصلہ ہے وہ خوار تھے وہ بیچارے دربدر تھے یہ بہت اچھا فیصلہ ہے لیکن اُس حوالے سے جو قائمہ کمیٹی نے کچھ فیصلے کیئے ہیں کہ اُن کے خدشات ہیں، تحفظات ہیں اُن کو ریٹائرڈ کرنا، اُن کے جو پیسے جو کم متعین کرنا کہ اُن کی عمر جب ریٹائرڈ کی نہیں، کیونکہ ایک فیصلہ کیا گیا اُس کے تحت آپ اُس کو treat کرلیں لیکن فیڈرل لیویز کو صوبائی لیویز میں ضم کرنا یہ تو اِس کی تحسین کرتا ہوں اچھا فیصلہ ہے۔لیکن اِس میں جو خدشات ہیں اُن کو بھی دور کیئے جائیں۔لیکن لیویز کو پولیس میں ضم کرنے والی بات ہے اِس کی میں مخالفت کرتا ہوں اِس کا صحیح تجزیہ اور صحیح مشاورت کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: جی صادق عمرانی صاحب۔Mic on کریں صادق صاحب کا۔جی۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی): جناب اسپیکر! آج ایوان میں جو لیویز کے حوالے سے یا اور چیزیں آرہی ہیں فلور پر ہمیشہ چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ سب کا ہے۔ جو بھی قرارداد ہوتی ہے یا کوئی بھی بل پیش ہوتا ہے، ہمیشہ

اپوزیشن کو سب کو دعوت دی کہ بھئی آئیں مل بیٹھ کے اِن تمام issues کو حل کریں۔ اگر ایک آدمی، آج دیکھیں ایوان میں نہیں آ رہے ہیں۔ تو اسمبلی کے فلور پر جو ارکان بیٹھے ہیں اکثریت جو رائے دے گی تو یہ ایوان جمہوری انداز میں اُس فیصلے کو مانے گا۔ اب ایک آدمی نہیں آتا ہے منت کر کے اُن کو تو نہیں لائیں گے کہ بھئی آپ آئیں۔ آپ نے قرارداد کے سلسلے میں یہاں جو نوٹسز آئے ہیں، مَیں کراچی میں تھا لیکن ہم لوگ چلے آئے کہ ہم اپنا ووٹ کاسٹ کریں گے۔ ٹھیک ہے مَیں اپنی رائے دوں۔ اپوزیشن والے رائے دیں پھر یہ ایوان متفقہ طور پر فیصلہ کرے ظاہر ہے کہ پیپلز پارٹی نے اور چیف منسٹر نے ہمیشہ یہ کہا کہ مل کر اس صوبے میں امن وامان کی بحالی، صوبے کی ترقی، خوشحالی کے لیے مل جل کر ہم اپوزیشن یا جو بھی اپوزیشن بنچز ہیں یا ٹریژری بنچز تجویز دیں گے ہم اُس پر عمل کریں گے۔ آج بھی حکومتی اور چیف منسٹر صاحب کی یہ کوشش ہے کہ مل کر ہم تمام مسائل کا حل ڈھونڈیں اور حل کریں۔ آپ نے موقع دیا گزشتہ دنوں چیف منسٹر صاحب نے حکم دیا کہ فوری طور پر آپ لوگ چلے جائیں سیلابی صورتحال ہے نصیر آباد میں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ اس کے بعد کر لیں گے پہلے اِس کو کرنے دیں۔

وزیر محکمہ آبپاشی: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: مہربانی۔ مولوی صاحب! ویسے بھی جمہوریت میں تو یہ ہے کہ اکثریتی رائے کو ترجیح دی جاتی ہوگی اور ہمارا جو یہاں اسمبلی میں آنے، وہ بھی اکثریتی رائے پر ہے۔ تو اکثریتی رائے کو تو ترجیح حاصل ہے۔ جی leader of the House please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): thank you آنریبل اسپیکر صاحب! ایک تو personal explanation ہے، مَیں نے یہ بات بالکل کہی تھی دُرست فرما رہے ہیں مولانا صاحب! اُس وقت حکومت کے پاس یہ plan نہیں تھا۔ پھر اگر آپ کو یاد ہو تو ایک دن میں point of order پر بتایا Honourable Member of the opposition جو تھے Leader تھے وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے اور دُوست بھی تھے شاید مولانا صاحب نہ ہوں، ہوا تو مَیں نے حکومت کے اِس اِرادے کا اپوزیشن کو بتا دیا تھا کہ اب حکومت نے اپنا ارادہ، ہم کوئی شیطان تھوڑی ہیں کہ U-Turn نہیں لینا، ہم تو انسان ہیں اور اِنسان جو فیصلے کرتا ہے وہ ضروری نہیں ہے اور لیڈرشپ ہمیشہ popular فیصلے نہیں کرتی ہے بسا اوقات آپ کو correct decisions لینے پڑتے ہیں۔ تو یہ ہم نے ایک decision لیا ہے اپوزیشن debate کرنا چاہتی ہے ہم debate کے لیے ہمیشہ open ہیں۔ جیسے کہ مَیں نے کہا آج ہمارا حق ہے ہم اِس بل کو پاس کر رہے ہیں اگر اس بل پر کوئی اعتراضات ہوئے تو اُس بل پر دوبارہ بھی ہم بیٹھنے کو تیار ہیں اور ہمارے دروازے dialogue کے لیے، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا ایک مجھے مشہور وہ یاد ہے کہ جو وہ ہمیشہ کہتی تھیں کہ

In the politics the door of dialogue is always open.۔تو ہمارا جو دروازہ dialogue کا ہے it is always open جب اپوزیشن چاہے۔ with one request کہ اگر اِس میں کوئی clerical mistake ہو تو آپ کے سیکرٹریٹ سے یہ گزارش ہے کہ اُس کو ٹھیک کر لیا جائے اور ٹھیک discussion کے ساتھ اِس کو پاس کر دینا چاہیے۔ thank you جناب۔

جناب اسپیکر: thank you, thank you وزیر برائے محکمہ داخلہ! بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان لیویز فورس کا مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 28 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب Leader of the House کی minor amendments کے ساتھ منظور کیا جاتا ہے۔ چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ! مجلس کی رپورٹ بر "بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء)" کی بابت تحریک پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک: مَیں چیئر مین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ، تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ بر "بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء)" کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 ستمبر 2025ء تک کی توسیع دینے کی منظوری دی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ کی رپورٹ بر بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 10 ستمبر 2025ء تک کی توسیع دینے کی منظوری دی جاتی ہے۔

چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ! مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) پیش کریں۔

حاجی علی مدد جتک: میں چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ داخلہ مجلس کی رپورٹ بر بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجلس قائمہ برائے محکمہ داخلہ کی رپورٹ بر بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: میں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: میں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا بلوچستان فرانزک سائنس کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 29 مصدرہ 2025ء) کو مجلس کی سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدر 2025ء) کا پیش و منظور کیا جانا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدر 2025ء) پیش کریں۔ جی concern minister please

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت و قانون و پارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدر 2025ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدر 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدر 2025ء) پیش ہوا۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: میں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: آیا اس کو exempt قرار دیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہذا انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور (2)85 کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: میں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیرغور لایا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا انسداد دہشت گردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کو فی الفور زیرغور لایا جاتا ہے۔ جی مولوی صاحب!

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! یہ جو بل ہے، دیکھیں ترمیم، جو میں نے پڑھا ہے میں نے دیکھا ہے شاید انصاف WhatsApp کے ذریعے کیا جائے گا آئندہ۔ میرے خلاف ایک ثبوت ہے گواہ ہیں میرے گواہوں کا پتہ نہیں چلتا کہ کون ہیں نہیں چلے گا، میرے ذاتی دشمن ہیں، میری ذاتی دشمنی ہوگی یہ کون سا ہے کیا یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ انصاف ایسا ہوتا ہے کہ خود ہی جج ہو خود ہی وکیل ہو نہ جج کا پتہ ہو نہ وکیل کا پتہ ہو نہ کسی کا پتہ ہو WhatsApp کے ذریعے فیصلے دیے جائیں گے؟ مجھے اپنے خلاف گواہوں کا پتہ نہیں ہوگا کہ کون ہیں؟ تو یہ کوئی انصاف ہے انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے کون یہ فیصلے کرتا ہے کون یہ کر رہا ہے کس بنیاد پر کر رہا ہے کیا اسی طرح بلوچستان میں امن ہوگا؟ بلوچستان میں بدامنی کی وجوہات کیا ہیں؟ اس پر تو میں پہلے بھی کہتا رہا ہوں کہ وجوہات اسباب یہ نہیں ہیں کہ جس کی وجہ سے قانون سازیاں جو ہمارے پاس پیش ہوتی ہیں۔ ٹھیک ہے آپ کی اکثریت ہے حکومت کی پاس کریں۔ لیکن یہ پورے بلوچستان کو دیکھا جائے کہ بلوچستان میں کیوں بدامنی ہے، دہشت گردی کی وجوہات کیا ہیں؟ دہشت گردی کے اسباب کیا ہیں؟ اور ایک انسان کے حقوق بھی ہوتے ہیں کہ انسانی حقوق بھی ہوتے ہیں تو اس میں آپ نے پورا بل پڑھا ہوگا اس میں کیا لگا۔ مجھے صرف ایک نکتہ لگا کہ WhatsApp کے ذریعے ہوگا۔ گواہوں کا پتہ نہیں ہوگا آپ کے اور میرے خلاف جرم میں گواہوں کا پتہ نہیں ہوگا مجھے اپنے گواہوں کا پتہ نہیں ہوگا۔ virtual نظام ہوگا عدالتیں virtual نظام ہیں۔ آپ کے ماشاءاللہ باقی تو نظام بہت اچھے بن گئے ہیں اب یہ باقی ہے کہ آپ لوگوں کو، مجھے کیا پتہ کہ میرے ساتھ آپ نے کیا کیا کسی کو پھانسی دے دی، کسی کو قتل کر دیا کسی کو آپ نے پھانسی کی سزا سنا دی آپ یہ کس طرح کر رہے ہیں انصاف ایسے ہوتا ہے؟ لوگوں کو تو ملزم کو تو شک کا فائدہ ہوتا ہے اس میں کہا ہے کہ گواہوں کا code کے ذریعے ہوگا۔ گواہ کا ایک کوڈ ہوگا یہ امتحان کا کوئی رول نمبر ہے؟ تو یہ کوئی بل ہے یہ تمام میرے MPAs سے جتنے ہمارے حکومت والے ہیں اگر کوئی بیگناہ مارا گیا کل قیامت کے دن یہ وزیر، یہ ایم پی اے، یہ وزیراعلیٰ، یہ گورنر،

اس بیگناہ نوجوان کا قتل اُن کے سر نہیں ہوگا؟ کسی کو انتقامی بنیادوں پر قتل کر دیا گواہوں کا پتہ نہیں ہے۔ مجھے اپنے گواہوں کا پتہ نہیں ہے۔ بھئی یہ کون سا طریقہ ہے بھلے آپ پورا پڑھ لیں authority ہوگی فلاں ہوگا۔ گواہوں کا پتہ نہیں ہوگا virtual نظام ہوگا فلاں ہوگا، online ہوگا، آڈیو ریکارڈنگ کا ہوگا، ویڈیو کا نظام ہوگا۔ یہ تمام چیزیں اس طرح آپ دے رہے ہیں بلوچستان میں اسی لیے تو بدامنی ہے کہ electronic IT کا دور کہ فلانی نہیں ہے۔ اس لیے بدامنی ہے کہ یہاں virtual نظام نہیں ہے۔ یہاں گواہوں کا لوگوں کو پتہ ہے۔ تمام دہشتگردوں کا پتہ ہے بلوچستان میں کیوں بدامنی ہے کیوں دہشت گردی ہے؟ منشیات فروش تو ماشاءاللہ دن دیہاڑے منشیات بیچتے ہیں اُس میں تو آپ کو virtual نظام یا پورا سسٹم آپ کا ناکام ہے دن کی روشنی میں منشیات بیچتے ہیں ٹرک کے ٹرک آتے ہیں 58 شراب خانے چلتے ہیں آپ کے، ماشاءاللہ نسلیں تباہ ہو رہی ہیں تریاک اور منشیات کاشت ہو رہی ہے ہزاروں ایکڑ منشیات کاشت ہو رہی ہے اس بلوچستان میں کہا ہے نظام آپ کا؟ اس میں کیا virtual نظام رکاوٹ تھا؟ آپ کا یہ ٹرک نظام رکاوٹ ہے کہ آج لاکھوں ایکڑ زمینوں میں منشیات کاشت ہو رہی ہے۔ پہلے سے ہمارے لاکھوں نوجوان منشیات میں لت پت ہیں اُس میں تو آپ ناکام ہیں۔ یہ کس کے کہنے پر ہمارے وزراء کرام کی محنت ہے، اس میں ہماری بیوروکریسی کی محنت ہے۔ یہ کوئی نظام ہے انسانی حقوق کا قتل ہے یہ انصاف کا قتل ہے یہ کسی بے گناہ کا قتل ہے کسی ملزم کا قتل ہے۔ مجھے کوئی اعتماد نہیں ہے آپ پر کہ آپ کسی بے گناہ کو پھانسی دینگے کسی بے گناہ کو آپ ماردیں گے۔ اس نظام سے آپ بے گناہ کو ماردیں گے کیونکہ گواہوں کا پتہ نہیں چلتا مجھے میرے خلاف کوئی گواہ ہے تو اُس کا کوئی پتہ نہیں چلے گا۔ یہ کوئی انصاف ہے جناب اسپیکر! میں اس بل کی مخالفت کروں گا۔ یہ انصاف کا قتل ہوگا یہ ہمارے پورے انصاف کا انسانی حقوق کا قتل ہوگا۔ یہ ہمارے حکومت والے اگر یہ کر رہے ہیں تو خدا کے واسطے میں اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ کہتا ہوں کہ کم از کم اِن پر سوا جائے فکر کیا جائے غور کیا جائے۔ ہم بھی انسان ہیں۔ کوئی مشاورت کا نظام ہو باہم تبادلہ خیال ہو کوئی سوچا جائے فکر کیا جائے۔ آج کے دور میں یہ اس طرح کا قانون بنانا میں سمجھتا ہوں کہ بطور بلوچستان کے ایک فرزند کے۔ ایک ایم پی اے کے مَیں اس کو پورا انصاف کا قتل سمجھتا ہوں انسانی حقوق کا قتل سمجھتا ہوں بیگناہوں کو مارنے کا ایک راستہ سمجھتا ہوں کہ اس کے ذریعے سے بیگناہوں کو مارنے کا ایک بہترین راستہ ایک جواز ہے جو آپ لوگوں کو دے رہے ہیں۔ پہلے سے کون سا انصاف ہو رہا ہے ہے آپ کی عدالتوں میں بیٹھے ہیں کوئی انصاف ہے؟ آپ عدالتی اصلاحات لائیں آپ کے ہائی کورٹ میں ہم درخواست دیتے ہیں تین تین سال ہائی کورٹ میں پیشی کی نوبت نہیں آتی۔ یہ جو آج کا ہائی کورٹ ہے۔ آپ عدالتی اصلاحات لائیں۔ میرا ابو مر جاتا ہے اُس کو انصاف نہیں ملتا اسی ہائی کورٹ میں چکر لگاتے لگاتے۔ جس کو ہم لاکھوں تنخواہیں دیتے ہیں جج صاحبان کو ہائی کورٹ کے جج صاحبان کو مراعات دیتے ہیں یہ ہمیں

انصاف دیتے ہیں؟ آج انصاف نہ ہونے کی وجہ سے دہشت گردی ہے۔ آپ نظام انصاف کو درست کرلیں۔ آپ ہائی کورٹ کا نظام درست کرلیں، آپ سیشن ججوں کا نظام درست کرلیں، آپ تفتیشی نظام درست کرلیں۔ یہ تو بالکل انصاف کا قتل ہے میں بطور ایم پی اے اس کی بھرپور مخالفت کروں گا اور اس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کہوں گا اور انصاف کا قتل سمجھوں گا۔

جناب اسپیکر: Thank you. Leader of the House please!

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! مَیں سب سے پہلے تو اِس ایوان کو کہ اِس قسم کی ترامیم آرہی ہیں جس میں لیویز اور پولیس کی conversion ہے، Historian will write ہم نہیں ہونگے لیکن یہ correct decisions جو ہوتے ہیں وہ popular نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن میں فاضل ممبر کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، اُس سے پہلے، یہ جو دہشت گردی کا ناسور ہے یہ کسی normal قتل پر، کسی political worker پر، یہ اِس کا لاگو نہیں ہونا ہے۔ اِس کا لاگو ہونا صرف وہاں جہاں terrorism ہوتی ہے۔ آج میرا بھتیجا اِس ایوان میں موجود ہے۔ اِس کا والد دوسو لوگوں کے ساتھ شہید ہوا۔ پوچھیں ناں کہ جو ورثاء ہیں شہداء کے ان کو کوئی انصاف ملا؟ آج فاضل ممبر کے اپنے حلقے میں ایک شخص جس نے آٹھ پنجابی مزدوروں کے سر پر گولیاں ماریں، جو Barbers تھے۔ اور جناب مولانا صاحب کے اپنے گاؤں کے رہنے والے لوگ تھے جو باہر سے آئے تھے اور وہاں اُن کے سروں پر گولیاں مار کے اُن کو بیدردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ اور اُس کو، اُس ملزم کو ہمارے اداروں نے، ہماری سیکیورٹی ایجنسیز نے، ہماری پولیس نے ایک دن کے اندر اندر گرفتار کرلیا۔ تین مہینے تک وہ وہاں رہا۔ تین مہینے میں فاضل جج صاحب پیشی دینے کے لیے تیار نہیں تھے۔ یہ جو terrorist activities ہوتی ہیں terrorism ہوتی ہے جب special circumstances ہوتے ہیں تو جناب اسپیکر! special measures لینے پڑتے ہیں۔ اور یہ صرف پاکستان میں نے نہیں، صرف بلوچستان میں نہیں، آپ دنیا میں دیکھ لیں اُن ممالک میں جہاں آج ہم کہتے ہیں کہ ایک democracy ہے امریکہ جیسے ملک میں 9/11 ہوا اُنہوں نے کس انداز سے special laws بنائے پنے لیے، پھر اس کے بعد 7/7 ہوا Britain می اُس پر پھر آپ نے دیکھے کہ کیسے special laws بنائے گئے special circumstances کے لیے فرانس میں terrorism ہوئی within one day اُن کی پارلیمنٹ نے قانون بدلا۔ تو special circumstances میں یہ faceless Courts یہ سب سے important ہیں۔ مَیں ایک تاریخی واقعہ پر آج پورے ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں اور آج میں پاکستان میں جو میڈیا کے توسط سے لوگ سن رہے ہیں اُن کو بتانا چاہتا ہوں۔ کیا 8 اگست 2016ء جہاں، جب میں اِس صوبے کا Home Minister تھا۔ تو اُس میں جب وہ

suicide bombing ہوئی اُس suicide bombing میں جس شخص نے suicide bombing کرائی اور facilitate کیا اُس کا نام سعید بادینی تھا۔ اور جو داعش کا head تھا وہ وہاں گرفتار ہوا ہماری ایک security agency کو گرفتار کیا اور گرفتار کرنے کے بعد مَیں اور اُس وقت حکومت بلوچستان کے ترجمان جو بعد میں وزیراعظم پاکستان بنے سینٹر انوار الحق کاکڑ صاحب مَیں خود مجھے آئی جی پولیس نے کہا کہ سر ہم اِس کو prosecute کرنا چاہتے ہیں۔ وکلاء کا قتل ہوا ہے 60 سے زیادہ وکیل مارے گئے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اِس کا trial ہو ایک open trial ہو تاکہ لوگوں کو message جائے۔ مَیں اُس وقت کے چیف جسٹس مرحوم مسکانزئی صاحب کے پاس گیا۔ مَیں نے اُن سے request کی۔ مَیں نے اُن سے کہا کہ سر! ہم trial کرنا چاہتے ہیں اِس کا ،ہم چاہتے ہیں کہ یہ وکلاء مارے گئے ہیں وکلا شہید ہوئے ہیں آپ کے گھر پر آج حملہ ہوا ہے یہ جو دہشت گردی کی جنگ ہے جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ آج مَیں تو اِس سے مبّرا ہوں۔ یاد رکھیں کہ یہ ہر گھر میں آئے گی، جب آئے گی جو دھرتی جلتی ہے جو سینہ جلتا ہے اُس سینے سے آج پوچھیں کہ اُس سینے پر کیا گزر رہی ہے۔ جو لاشیں اٹھاتے ہیں اُن سے پوچھیں کہ کیا گزر رہی ہے۔ یہ تو ہم نے بیٹھ کے صرف تقریریں کر لینی ہیں۔ اپنے Facebook audience کو خوش کر لینا ہے۔ شام کو گیلریز کو خوش کر لینا ہے۔ ایسے circumstances ایسے قانون آپ کو بنانے پڑتے۔ کہیں پر یہ نہیں لکھا ہوا ہے اِس قانون میں کہ آپ کو اختیار نہیں دیا گیا اُس کو وکیل صفائی کے پاس، وکیل، جو صفائی کا وکیل ہوگا اُس کے سامنے وہ پیش ہوں گے، جو گواہان ہوں گے، ایسا نہیں ہے کہ گواہان WhatsApp پر ہوں گے۔ faceless Courts ہوں گے Courts جج ہوں گے یہی جج ہوں گے پر معلوم نہیں ہوگا۔ کتنی مَیں آپ کو examples دے دوں آپ بھول گئے ہیں 2009ء میں جو میرے دوست یہاں نصیر آباد کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جج صاحب کا نام میں بھول گیا ہوں۔ کیا اُن کے گھر پر hand Grenade حملہ نہیں ہوا تھا؟ اور اُس حملے کے چھ دن بعد 60 کے قریب بگٹی دہشتگردوں کو رہا کر دیا گیا۔ کیا یہ ہماری تاریخ کا حصہ نہیں ہے؟ کیا ہمیں اپنے ججز کو protect نہیں کرنا؟ کیا ہم نے اپنے Prosecutors کو protect نہیں کرنا ہے؟ اور آپ کو مجھے اور مولانا صاحب کو یہ بات بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے کہ terrorist اپنے ساتھیوں کو چھڑانے کے لیے لوگوں کو اغوا کر کے پھر exchange کرنے کی بات کرتے ہیں۔ تو کیا وہ آپ کے Prosecutors کو نہیں ماریں گے؟ لوگ گواہی دینے کے لیے تیار کیوں نہیں ہوتے ہیں؟ کیا اسلام، دین، مذہب ہمارا کلچر ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ ہم جا کے گواہی دیں کہ فلانے فلانے کو قتل کیا؟ آپ کے گاؤں سے کتنے لوگ اُٹھ کے گئے اس کیس میں گواہی دینے کے لیے؟ ایک بھی نہیں جناب اسپیکر! یہ نہیں تھا کہ لوگوں کو پتہ نہیں تھا بکری چوری ہو جائے تو چوتھے دن جا کے اُس کا قبائلی معاشرے میں پتہ چلا لیتے ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے،

کہ آٹھ لوگوں کو شہید کر دیا گیا ہو آٹھ بے گناہ باہوٹ جو ہمارے مہمان جو ہمارا کلچر جو بلوچ tradition ہے۔اُن کے سامنے بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔کیا پورے گاؤں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو گواہی دے؟ جناب اسپیکر! وہ شخص موجود تھے جو گواہی دینا چاہتے تھے۔اُنہوں نے اگلے دن احتجاج کیا۔لیکن گواہی دینے کے لیے کیوں تیار نہیں تھے؟ کہ life protection کہ اُن کو protection نہیں تھی۔ I repeat کہ special circumstances میں You have to make Special Laws. اور laws یہ کوئی قرآن حدیث نہیں ہے۔آپ آئیں میں دوبارہ دعوت دیتا ہوں آپ کو کہ آپ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھے جہاں جہاں آپ کو ضرورت ہے ے missing persons کا ایشو۔ For last many, many years. ہمارے یہ جو دوست ہیں I don't want to name anyone جو ہماری political parties ہیں اُنہوں نے اِس کو اپنا political capital بنا لیا ہے، اُنہوں نے اپنا اِس کو propaganda tool کا حصہ بنا کے political capital کے لیے اُس کو use کرتے ہیں۔کیا کسی نے اِس کو کبھی resolve کرنے کے لیے کوئی کوشش کی ہے؟ کتنی بار حکومتوں میں لوگ یہاں رہے ہیں، ممبرز رہیں اسمبلی کے، حکومتوں کو سپورٹ کرتے رہے ہیں۔دس، دس ارب روپے فنڈز لینے کے لیے تو ٹھیک ہے لیکن کیا گورنمنٹ سے کبھی negotiate کیا کہ اِس کا permanent solution کیا ہے جناب اسپیکر! ہم نے کہا کہ ہم اِن missing persons کو forever اس issue کو resolve کرنا چاہتے ہیں کیسے؟ جو بھی شخص گرفتار ہو گا immediately اُس کی فیملی کو ہم نے law میں رکھا ہے کہ immediately اُس کی فیملی کو inform کیا جائے گا immediately Magistrate کو inform کیا جائے گا۔لیکن ہم نے اُس کا یہ جو hardcore terrorist ہوتے ہیں یہ ایک دن میں break نہیں ہوتے یہ لیویز اور پولیس کے بس کی بات نہیں ہے کہ ہم terrorist کو hardcore terrorist کو break کریں اور اُنکی prosecution کریں اور مَیں نے آپ کو examples دے دیں اور کتنی examples دوں۔لہٰذا یہ special circumstances ہیں اُس کے لیے special laws بنائیں گے missing persons کا مسئلہ ہمیشہ اِن laws کے ذریعے انشاءاللہ تعالیٰ ختم کر دیں گے۔اور دہشتگردی کا شکار ہم سب ہوئے ہیں۔سب سے زیادہ میں خود آپ کے سامنے ایک terrorist کا victim کھڑا ہوں۔اور ہمارے دوست ہیں ہماری پارٹی ہم نے اپنے محبوب لیڈر کو اِس دہشتگردی کا شکار ہوتے دیکھا ہے۔تو کیا ہم دہشتگردی کے خلاف اِس جنگ میں lead نہ لیں یہ lead پارلیمنٹ نے لینی ہے۔جناب اسپیکر! جب تک پارلیمنٹ lead نہیں لے گی یہ دہشت گردی کی جنگ اس کو جیتا نہیں جا سکتا۔اور پارلیمنٹ نے lead کیا مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جب ہم حکومت میں اور ہماری حکومت آئی ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا

کہ جیسے ہماری bureaucracy نے ،ہماری پولیس نے ،ہماری لیویز نے ،ہماری judiciary نے ہماری intelligentsia نے ،ہمارے میڈیا نے ،اِن سب نے اس لڑائی کو diverse کر دیا ہے کہ لڑائی And so called baloch sarmachars. no this state is فوج is between mine too, this state is your too honorable speaker. یہ state ہم سب کی ہے اس state کو ہم انشاء اللہ تعالی اتنی آسانی سے توڑنے نہیں دیں گے۔ اور ہم اِس پر lead لیں گے۔ ہم قانون سازی کریں گے یہ قانون سازی کرنا یہ بلوچستان کے لوگوں نے ہم کو یہ mandate دیا ہے۔ یہ قانون سازی کرنا ابھی آپ طنزیہ انداز میں بات کر رہے تھے کس کی محنت ہے اے سی ایس ہوم بیٹھا ہوا ہے پوچھیں اُسے حلف دیں کہ کتنی دفعہ میرے پاس آئے اِس law پر بیٹھنے کے لیے We sat there for many many hours. کہ کسی طریقے سے missing persons کے مسئلے کو حل کریں۔ کس طریقے سے جو extra judicial killings ہیں اگر ہو رہی ہیں تو اُن کو کس طریقے سے روکا جا سکتا ہے؟ اچھی prosecutions سے اچھے laws سے ہم اپنے courts کو strengthen کریں prosecutions کو strengthen کریں so that قانون کے مطابق دہشتگردوں کو سزا ملے۔ جناب سپیکر! یہ قانون کسی سیاسی ورکر کے لیے نہیں بنا ہے اگر یہ کسی سیاسی ورکر کے لیے بنایا ہے تو سب سے پہلے سرفراز بگٹی اُس کے خلاف کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ سارے دوست اُس کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ ہماری جماعت کا منشور نہیں ہے۔ یہ ہمارے دوستوں کی جماعت کا منشور نہیں ہے، ہمارا منشور دہشتگردی کو روکنا ہے دہشتگردوں کے آگے اب سرنڈر ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ جناب اسپیکر! میں آخر میں آنریبل ممبرز کے ساتھ کوئی rebuttal نہیں چاہتا ہوں۔ اِنہوں نے crops، فصل کا ذکر کیا اور ایک ٹیلی گرام میں شاید ایک آرٹیکل بھی چھپا ہے اُسکے کیا محرکات ہو سکتے ہیں وہ آرٹیکل کتنا درست ہے کتنا غلط ہے، مَیں اُس پر نہیں جانا چاہتا۔ لیکن میں اُس صحافی کو بہت عرصے سے follow کر رہا ہوں بہت ایک معتبر قسم کا صحافی ہے جس نے یہ آرٹیکل لکھا ہے۔ لیکن ہم حکومت بلوچستان نے فیصلہ کر لیا کہ ہم اپنی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ مل کے ایک انچ بھی poppy کی کاشت کرنے نہیں دیں گے انشاء اللہ تعالی۔ اُس کیلئے جو resources ہیں ہم provide کریں گے آپ ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لیں۔ کہ پچھلے سال کا پورا ریکارڈ جب سے بلوچستان میں یا افغانستان میں یہ دھندا ہو رہا ہے یہ کاشت ہو رہی ہے۔ 36 لاکھ ایکڑ غالباً، ہم نے 36 لاکھ ایکڑ وہ تلف کیے ہیں۔ آپ کے ضلعوں میں۔ قلعہ عبداللہ میں ہرنائی میں۔ کہاں کہاں ہم نے یہ کام نہیں کیا جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ۔ لہٰذا اِس بار ہم نے یہ فیصلہ کیا آج ہم نے ایک اہم بیٹھک اِس پر کی ہے، ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایک اِنچ بھی پاکستان کو جو poppy free

status ملا ہوا ہے۔.we will not compromise چاہے اُس کے لئے ہمیں کوئی sacrifice کرنا پڑے۔ چاہے ہمیں اُس کے لئے resources دینے پڑیں۔ جناب اسپیکر! بنیادی طور پر یہ فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے۔لیکن اُس پر جو پراونشل گورنمنٹ ہے وہ assistance کے role میں ہے۔ہم وہ assistance کا role play کریں گے۔ بلکہ ہم آگے قدم بڑھ کر کے صرف assistance کا role play کریں گے بلکہ physically جائیں گے۔ because یہ ہمارے ملک کی بدنامی کا مسئلہ ہے۔ کسی صورت ہم اجازت نہیں دیں گے کہ یہ ill-practise یہاں چلے۔حکومت سے غلطی ہوسکتی ہے۔ ہماری capacity کے ایشوز ہو سکتے ہیں۔لیکن مولانا صاحب! یہ جو آپ نے پلے کارڈ اُٹھایا ہوا ہے، ہماری نیت پر شک نہ کیجئے گا۔مَیں نے آپ کو voice messages صُبح سُنائے ہیں۔ کہ ہم اِس کے خلاف کس حد تک جارہے ہیں اینٹی ٹرالرنگ، ہمارا جو مشن ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی خاطر جارہے ہیں۔ آپ کی خاطر ضرور کریں گے لیکن یہ ہمارے بلوچستان کا جو اہم مچھیرا ہے اُس کا مسئلہ ہے اُس کی رزق وروزی کا مسئلہ ہے، ہمارا جو سمندر ہے، اُس کا مسئلہ ہے، اِیکو سسٹم کا مسئلہ ہے۔ہم کسی، اِس کو بھی مَیں دہشتگردی کے زمرے میں دیکھتا ہوں۔ یہ ٹرالرنگ ہورہی ہے اِس کو مَیں دہشتگردی کے زمرے دیکھتا ہوں انشاءاللہ دہشتگردوں کی طرح اِس کو ہم treat کریں گے۔.sorry مَیں ایک چھوٹی سی correction کرلوں۔ .because I am on floor of the house یہ جو تھے 2021ء میں تو elimination ہی نہیں ہوئی poppy crop کی۔ 2022ء میں 6 سو 28 ایکڑ کا نوٹیفکیشن ہوا 3 سو 28 ایکڑ کو تلف کیا گیا۔ اُس کے بعد 2023ء میں 2 سو 5 ایکڑ، 2024ء میں 12 سو 75 ایکڑ، identify ہوئے ہیں اور 7 سو 15 ایکڑ اُسمیں سے eliminate کئے گئے ہیں۔ 2025ء میں ریکارڈ 36 ہزار 1 سو 9 ایکڑ تلف کئے گئے۔ اور اُس میں سب سے بڑا role حکومتِ بلوچستان کا تھا۔ اور آج ہم پر اِس آرٹیکل کے حوالے سے تو بہت ساری باتیں ہیں۔ ممکن ہے پاکستان کے خلاف جس منظّم انداز میں، When ever we took off, when ever we try to took off. پاکستان کے خلاف کوئی نہ کوئی ایسا ماحول بنایا جاتا ہے۔ جہاں poppy free یہ ساری چیزیں دیکھنی پڑیں گی لیکن پھر بھی ہم اِس کو اِس انداز میں لے رہے ہیں کہ چیلنج لے رہے ہیں تاکہ ہم چیلنج لے کے ہی ہم آگے بڑھیں گے۔ اور ابھی تو وہ cultivation start ہوئی ہے۔ اِس نے جا کے چار، پانچ مہینے میں grow ہونی ہے۔ ہم جب اُس کی grow ہونے سے پہلے تک تو معلوم بھی نہیں پڑسکتا کہ کیا grow ہوئی ہے مہینے دو مہینے کے بعد جا کے ہمیں معلوم پڑے گا۔ کہ کیا grow ہورہی ہے۔ اور مَیں اُن growers سے بھی کہہ رہا ہوں جو افغانستان سے آ کے یہاں grow کررہے ہیں۔ یہ سوشل میڈیا کا دور ہے۔ اور facilitator سے بھی کہہ رہا ہوں جو لوگ اپنی زمینیں دے رہے

ہیں۔ہم law لیکر آرہے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ہم آپکا session بلائیں گے، ہم اپنا law لیکر آرہے ہیں کہ ہم نہ صرف growers کو سزائیں دیں گے بلکہ land-owners کو بھی سزائیں دیں گے۔تو آپ کے اور سوشل میڈیا کے توسط سے مَیں پورا بلوچستان کے لوگوں کو بڑا کھل کے بتارہا ہوں کہ ہم آپ کے پیچھے آرہے ہیں، کہ مت کریں یہ پیسوں کے لالچ میں آکے اپنی ریاست کو کمزور کرنے کی کوشش مت کریں۔ do not do this. ریاست hard ہوکر کے آپ پر آئے گی۔آپ کا نقصان ہوگا۔ہم صرف growers harden state زمیندار، زمین کا جو مالک ہوگا، اُس کی زمین confiscate کریں گے اور state کے نام پر facilitators اُس کو ٹرانسفر کریں گے۔لہٰذا آپ اِس دھندے میں، بلوچستان کے لوگوں سے مَیں کہہ رہا ہوں مت پڑیں۔اگر پڑیں گے تو ریاست سے زیادہ کوئی بھی hard آپ پر نہیں آئے گا۔اور ہم بھی انشاءاللہ تعالیٰ حکومت اپنے laws بھی لیکر آرہی ہے۔اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ کسی صورت میں اِس لعنت کو یہاں پھلنے پھولنے نہیں دیں گے۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: Thank you very much. میرے خیال میں، ابھی یہ سوال اور جواب نہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! مَیں اکیلا ہوں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ اکیلے نہیں ہیں۔ایک منٹ ذرا آپ کو پھر بولنے دیں گے پھر اس میں۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! سیاسی کارکنوں کے خلاف استعمال ہوں گے۔

جناب اسپیکر: وہ سی ایم صاحب نے آپ کو۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! یہ سیاسی کارکنوں پر لگے ہیں، کیا ہم دہشتگرد تھے، ہم کوئی قاتل تھے، کوئی ہم منشیات فروش تھے، ہم پر بھی لگے ہیں۔تو یہ 1997ء سے آج تک جناب اسپیکر! آپ تجزیہ کریں دہشتگردوں پر کم، سیاسی کارکنوں پر زیادہ لگے ہیں۔باقی مجھے ٹرالرز پر کوئی شک نہیں ہے، سی ایم کی نیت پر، سی ایم صاحب ٹرالرز کے کیخلاف بالکل بالکل منظّم انداز میں اخلاص کے ساتھ لیکن اُن کے نیچے جو کچھ لوگ ہیں اُن پر اُن کو نظر رکھنی چاہیے۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں جو کچھ سی ایم صاحب نے بتایا ہے، اُس پر آپ کو مطمئن ہونا چاہیے۔اور اُنہوں نے آپ کو surety دی ہے کہ اِس کیخلاف ہم خود کھڑے ہوں گے۔ضروری نہیں ہے کہ پوری اسمبلی چینج ہوگی، کچھ لوگ چینج ہوجائیں گے۔اگر سی ایم صاحب چینج ہوئے تو کوئی اور آئے گا وہ سارے لوگ یہی ہوں گے۔تو میرے خیال میں اِس پر آپ کو مطمئن ہوجانا چاہیے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ داخلہ! انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء

(مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سیاحت وثقافت وقانون وپارلیمانی امور: مَیں زرین مگسی، وزیر برائے محکمہ داخلہ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کومنظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: برکت رند صاحب! آپ اپنی سیٹ پر واپس چلے جائیں۔ یہ پھر قانونی کارروائی ہوگی پھر یہ آپ ذہن میں رکھیے گا۔تحریک پیش ہوئی۔آیا انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کومنظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا انسداد دہشتگردی بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2025ء (مسودہ قانون نمبر 32 مصدرہ 2025ء) کومنظور کیا جاتا ہے جی آغا صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

پرنس احمد عمر احمدزئی: اسپیکر صاحب! مَیں ایک چیز پر آپ کی توجہ لانا چاہ رہا تھا کہ جیسے سوشل میڈیا جی دودھاری تلوار ہے۔ جہاں کوئی بے قصور ہوتا ہے تو قصوروار ہو جاتا ہے۔اور جو قصوروار ہوتا ہے وہ بے قصور ہو جاتا ہے۔تو مارگٹ کا ایک معاملہ ہے جی، سردار شیر باز ساتکزئی کا، جس پر مَیں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اُنہوں نے اِس فیصلے میں، کیونکہ اِس میں سردار سالانی سے مَیں نے اُن کے ساتھ ایک میٹنگ کی، آپ کی جو ساتکزئی قوم تھی اُن کے ساتھ مَیں بیٹھا۔ اِن میں سے کسی کو بھی کچھ پتہ نہیں تھا کہ جس میں سردار ساتکزئی خود اِس فیصلے میں involve تھے۔اور اُس میں جو سب سے عجیب بات ہے کہ آپ ایک سردار کو ناجائز پکڑتے ہیں۔ چادر اور چاردیواری کی پامالی ہوتی ہے۔ آپ اُن کو پہلے ریمانڈ پر رکھتے ہیں۔ پھر جیل میں مدعو کرتے ہیں اور ابھی تک جو اصلی جنہوں نے قتل کیئے ہیں اُس کی طرف تو کسی کی توجہ ہی نہیں ہے۔ جو ویڈیو میں سب چیزیں موجود ہیں، اُس پر آج تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟ مَیں مانگ رہا تھا اصل میں جی سی ایم صاحب سے، اِس لئے مَیں شروع میں کھڑا ہو رہا تھا کہ سی ایم صاحب سے مَیں ایک question put کروں گا جس کا وہ جواب دیں۔آج ایک بے قصور آدمی جیل میں بیٹھا ہوا ہے کس وجہ سے؟ کیونکہ سوشل میڈیا نے اِس کو hype دے دیا ہے۔اب اُسکی وجہ سے اُن کو bail نہیں مل رہی ہے۔تو اسپیکر صاحب! دیکھیں یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور جہاں تک آپ ایک خود قبائلی راہنما ہیں ہم جتنے اِس آنرایبل اپنے ہاؤس میں جتنے لوگ ہیں سب قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔اور قبائل میں کبھی بھی ایسی چیز نہیں ہے کہ آپ کسی غلط آدمی کو تحفظ دیں۔کوئی بھی تحفظ نہیں دیتا ہے۔ غلط کو ہمیشہ غلط کہا جاتا ہے۔اور جیسے ہمارے رواج میں باہوٹ ہوتا ہے کہ کوئی کسی کے پناہ میں آجاتا ہے اُسکو ہمیشہ تحفظ ملتا ہے۔ جب تک وہ clarity اُس میں نہیں ہو۔تو میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں اپنے

سردار ساتکزئی صاحب کو اِنہوں نے گرفتار کیا ہوا ہے اور ابھی تک اُنکی bail جو reject ہو رہی ہے، وہ صرف ایک وجہ سے کہ سوشل میڈیا نے بہت hype دے دی ہے۔ کہ اِس وقت ہم اُن کو وہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اِس میں جتنی این جی اوز ہیں وہ involve ہو گئی ہیں۔مگر ہمیں ایک چیز دیکھنی چاہیے یہ جو ہمارا ہاؤس ہے۔ہمیں اُس چیز کو سپورٹ کرنا چاہیے جو غلط ہے۔اور مَیں سمجھتا ہوں اگر ہم غلط کی طرف ایک ایسا بولتے ہیں ناں کہ کسی کو ہم تحفظ نہ دیں۔اور حق کی بات نہ کریں تو وہ ہمارے گلے میں بند ہے جیسے ابھی ہمارے مولانا صاحب بھی یہی کہہ رہے تھے۔تو میری اس ہاؤس سے یہ ریکوئسٹ ہے کہ اس چیز کو سپورٹ کرے۔ جہاں کسی نے غلط کیا ہے بالکل غلط کو پوری سزا ہونی چاہیے۔مگر جس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے اور اُس کو سزا مل رہی ہے یا اُس کو bail نہیں مل رہی ہے تو اس میں مَیں مانتا ہوں کہ جناب اسپیکر! آپ نے ہمیشہ سپورٹ کیا ہے مجھے، جن چیزوں کو ہم نے اٹھایا ہے۔اس میں سی ایم صاحب سے بھی مَیں مانگ رہا تھا کہ میں question put کروں گا۔مگر سی ایم صاحب چلے گئے ہیں۔تو kindly next time اس پر یا تو ہم آپ بیٹھ کے سی ایم صاحب کے ساتھ ایک discussion کریں کہ جہاں اِس طرح کی چیزیں ہو رہی ہیں۔ جہاں غلط ہو رہا ہے غلط کو ہمیں غلط کہنا چاہیے۔ جہاں ہماری قبائلی چیزیں یا جو ہمارا قبائلی نظام ہے وہ تحفظ دیتا ہے عورت کو اور میں سمجھتا ہوں اللہ رسول ﷺ اور قرآن کے بعد سب سے بڑی عزت عورت کی ہے۔ جہاں ایک الگ آئینہ اِنہوں نے لوگوں کو دکھایا کہ جی میاں بیوی تھے۔بھئی وہ پانچ بچوں کی والدہ تھی، جو دوسرا بندہ ہے اُس کے پانچ بچے تھے۔ یہ پوری جو clarity آئی ہے پورے سوشل میڈیا پر۔ابھی تو آ گئی ہے اگر اُس وقت نہیں تھی۔تو اِس پر ایک آپ کی طرف سے ایک وہ ہونا چاہیے مَیں آپ اور سی ایم بلکہ ہمارا پورا ہاؤس اِس پر discussion کرے۔ٹھیک ہے جی بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک ہے بالکل، جی.Thank you very much جی میر محمد عاصم کرگیلو صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

وزیر محکمہ مال: اسپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ 2006ء سے لے کر ہمارے جو کوئٹہ کسٹم سے لے کر ڈھاڈر تک اور ڈھاڈر سے جیکب آباد تک ایک ہماری تجویز تھی، اِس میں بولان روڈ کو dual بنانا تھا۔اُس کی منظوری 2007ء میں ہوئی۔سی ڈی ڈبلیو پی سے بھی ہوئی اور ایکنک سے بھی ہوئی ہے۔اُس ٹائم اِس کی لاگت ساڑھے پانچ ارب روپے تھی۔مگر وقت کے ساتھ ساتھ پھر کہا گیا کہ اس کی الائمنٹ ٹھیک نہیں ہے۔اس کی الائمنٹ ٹھیک کریں گے NHA نے کہا کہ اس کا نیا نقشہ بنائیں گے۔اُس کے بعد 2010ء آ گیا، 2012ء آ گیا ہر سال یہ reflect ہوا ہے فیڈرل پی ایچ ڈی پی بک میں مگر اُس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔اُس کے بعد 2013ء میں اس کی فیزابیلٹی رپورٹ بن گئی اُس کے بعد جو نئے الائمنٹ بنے، نئے نقشے بنے، مگر اُس کے بعد بھی عملدرآمد نہیں ہوا حتیٰ کہ ہر سال،

اسپیکر صاحب! آج بجٹ بک کو اُٹھا کر دیکھیں ہر سال reflect ہوا ہے۔اُس کے لیے token money رکھا گیا ہے پانچ سو ہزار ملین مگر عملدر آمد نہیں ہوا۔ابھی جا کے یہ پچھلے سال جب میں گیا تھا۔ہم اپنے پرائم منسٹر سے بھی ملا کافی ممبرز بھی ہمارے ساتھ تھے، سلیم صاحب بھی ساتھ تھے اور ہمارے سی ایم بھی ساتھ تھے اور بھی ممبرز ساتھ تھے، اُنہوں نے کہا کہ اس سال ہو جائے گا۔مگر پھر بھی نہیں ہوا۔اُس کی اِس دفعہ لاگت تقریباً کسٹم سے لے کر ڈھاڈر تک 50 بلین رقم بنی اُس کی لاگت اور سبی سے لے کر جیکب آباد تک ڈیڑھ سو بلین۔ٹوٹل 200 بلین کا تھا۔مگر آئے دن حادثات ہوتے ہیں، تین تین دن روڈز بند ہوتے ہیں مگر یہ نہیں ہوا۔ہم نے پرائم منسٹر سے بھی ریکوئسٹ کی اور احسن اقبال صاحب سے بھی کہ بھائی ہمارے جو تین صوبوں کو ملاتا ہے بولان روڈ اور ہمارے 14 ڈسٹرکٹس کو ملاتا ہے، ہر وقت یہ بند ہے۔ مہربانی کریں اِس کا کچھ بندوبست کیا جائے۔اسپیکر صاحب! بولتے ہیں اِس دفعہ تو پیسے ہم نے کراچی ٹو چمن روڈ کو دے دیئے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ جیسے دوسرے صوبے ترقی کر رہے ہیں۔اِسی طریقے سے بلوچستان بھی ترقی کرے۔ اسپیکر صاحب! یہ نہیں کہ ہماری نیت بد ہے۔ابھی ملتان سے بہاولپور تک 400 بلین، یہ ایک موٹروے کے لیے دیے گئے ہیں۔آپ کے سکھر سے حیدرآباد تک 300 بلین روپے روڈ کے لئے دیے گئے ہیں۔50 بلین اِس روڈ کا ٹوٹل تخمینہ تھا، فیزا یبلٹی رپورٹ تھی اگر اس کو دیا جاتا تو کوئی حرج نہیں تھا۔آپ اندازہ لگائیں ابھی تقریباً 2007ء سے 2025ء جب یہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔اور آج تک اِس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ابھی سنا ہے کہ کچھ ہمارے مہربانوں نے 1.7 بلین اِس روڈ کے لیے مختص بھی ہے جہاں سے خستہ حال ہے اُس کو بڑا کرنے کے لیے پیسے دیے گئے این ایچ اے کو تا کہ اس کو چوڑا کیا جائے، تا کہ ٹریفک نہیں رُک سکے۔میں اس ہاؤس کے توسط سے پرائم منسٹر سے اِس فلور پر مطالبہ کرتا ہوں جو اس کی فیزا یبلٹی رپورٹ بن چکی ہے۔2025ء والی 2024ء والی اُس پر عملدرآمد کر کے ہمیشہ کے لیے اس روڈ کو ڈبل کریں تا کہ سیلابوں سے اور دوسری آفتوں سے اور دہشتگردی سے اس کو بچایا جا سکے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: thank you میر صاحب۔صادق عمرانی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

میر محمد صادق عمرانی (وزیر محکمہ آبپاشی) بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! گزشتہ first کو وزیر اعلیٰ صاحب نے حکم دیا کہ نصیر آباد اور سندھ کے اندر جو سیلابی صورتحال ہے اُس کا جائزہ لینے کے لیے آپ لوگ جائیں۔تو سینئر ہمارے محکمہ اریگیشن کے جو ذمہ داران تھے، ہم گئے۔تو وہاں چاروں ڈپٹی کمشنرز، کمشنر کی میٹنگ ہوئی۔ پہلے تو انتظامیہ سے یہ ہوا کہ اگر سیلابی صورتحال نصیر آباد خاص کر صحبت پور، اوستہ محمد، جھٹ پٹ یہاں صورتحال بنتی ہے تو لوگوں کو محفوظ مقامات پر لے جانے کے لیے کیا انتظامات اس انتظامیہ نے کیے ہیں؟ کیونکہ حکومت بلوچستان کی سب

سے بڑی ترجیحات یہی تھی کہ لوگوں کے کم سے کم نقصانات ہوں اور لوگوں کو تحفظ دیا جائے۔ اِس سلسلے میں حکومت نے بہتر سے بہتر اقدامات وزیر اعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں کیے۔ اُس کے بعد ہم لوگ گئے سکھر، وزیر اعلیٰ کی ہدایت کی روشنی میں واضح طور پر سندھ حکومت کو، وزیر آبپاشی سندھ سے ہم لوگوں نے کہا کہ دریائے سندھ، بلوچستان اور سندھ کی مشترکہ ایک دریا ہے، مغربی سائیڈ پر ماضی میں 2010ء میں بھی کٹ لگایا گیا تھا۔ اس سال ہم کوئی کٹ لگانے دینے نہیں دیں گے۔ اگر پانی کا بہاؤ بڑھتا ہے، کوئی 11 لاکھ کیوسک سے 12 لاکھ کیوسک پانی آجاتا ہے، تو اس سلسلے میں دونوں وزراءاعلیٰ بلوچستان محکمہ اریگیشن کے انجینئرز، ماہرین مل بیٹھ کر کوئی فیصلہ کریں گے۔ جس پر اُنہوں نے اِس بات سے اتفاق کیا۔ حکومت بلوچستان کی خواہش تھی یہ کوشش تھی کہ ہم اپنے علاقوں کو محفوظ بنائیں۔ اِس سلسلے میں مؤثر اقدامات اٹھائے گئے، پھر وہاں سیکرٹری نے جائزہ لیا کہ جو غیر قانونی پمپنگ مشینیں، چار ہائی کورٹ کے فیصلے ہیں اُس پر عملدرآمد کیا جائے۔ پھر بھی کچھ لوگوں نے مزاحمت کی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ قانون کی بالادستی، انصاف کی بالادستی کے لیے چاہے حکومت میں شامل جو لوگ ہیں، چاہے مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہے پیپلز پارٹی سے۔ ہم باہمی مشاورت سے جہاں غیر قانونی اقدامات ہوں، لوگوں کے ساتھ زیادتیاں ناانصافیاں ہوں، اُن کا ازالہ کیا جائے۔ جو کمانڈ ایریا ہے تاکہ وہ آباد ہو سکے۔ thank you sir

جناب اسپیکر: Thank you very much جی سلیم احمد کھوسو صاحب۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ) جس طرح ہمارے گیلا جان صاحب نے روڈز کے حوالے سے بات کی جو بولان کا جو یہاں کوئٹہ سے جیکب آباد تک ایک اہم روڈ ہے جو بلوچستان اور سندھ کو ملاتی ہے۔ اور بہت بڑی آبادی ہے۔ وہ بھی اسی طرف کوئٹہ اور اسی رُوٹ پر جو بولان کا رُوٹ ہے اسی پر سفر کرتی ہے تو اس دفعہ تو ابھی سننے میں آرہا ہے کہ کچھ پورشنوں پر کام سٹارٹ ہو چکا ہے۔ بولان میں جو بہت زیادہ narrow تھے اُن کو ڈبل کیا جا رہا ہے تو یہ خوش آئند بات ہے۔ جس طرح گیلا جان نے کہا تو اس کے لیے میں پیپلز پارٹی کے اپنے دوستوں سے کہوں گا کہ ہم سارے مل کر فیڈرل میں جائیں۔ کیونکہ یہ ایک اہم پروجیکٹ ہے عوامی نوعیت کا اور ضرورت ہے یہ ہونا چاہیے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم جائیں گے تو ہمیں امید ہے کہ فیڈرل جو ایک بہت زیادہ delay ہو چکا ہے جو اہم پروجیکٹ ہے اگر حب اور چمن کو اُس طرف سے dual کیا جا رہا ہے یہ یہاں سے dual ہو جائے۔ اس کے بعد پھر آگے جا کر سندھ کا جب پورشن سٹارٹ ہوتا ہے تو already dualation وہاں موجود ہے تو یہ یہ ایریا بھی جب dual ہو جائیں گے تو ہم موٹروے تک بالکل connect ہو جائیں گے تو لوگوں کے لیے سفر میں بڑی آسانی ہو جائے گی۔ امید ہے انشاءاللہ تعالیٰ اس پر ہم فیڈرل میں جائیں گے تو ہمیں وہاں سے اس حوالے سے ضرور سپورٹ ملے گی۔

اور دوسرا جو میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کو بالکل appreciate کرتا ہوں جو اس دفعہ ایک situation بنی ہوئی تھی فلیٹ کی جس طرح پنجاب میں، ہندوستان نے جس طرح زیادتی کر کے راتوں رات ہمارے جو پنجاب کے دریا تھے اُن کے اندر پانی چھوڑا گیا۔ تو ایک عجیب situation پیدا ہوئی۔ اور پنجاب میں بھی بہت بڑا نقصان ہوا۔ تو یہ سارا پانی آ کر Indus-River میں گِرنا تھا۔ اُس کے بعد پھر ہمارے دو بیراجز تھے۔ گڈو بیراج پھر آ گے سکھر بیراج تو سی ایم صاحب کی مہربانی very first day سے اِسکو بڑی seriously دیکھ رہے تھے۔ پھر ہمارے اریگیشن منسٹر صاحب خود وہاں تشریف لے گئے۔ اور اِسی طرح پہلی مرتبہ پی ڈی ایم اے نے بھی بڑا اچھا کام کیا۔ already ساری مشینریز وغیرہ سب کا بندوبست کیا تھا۔ خاص طور پر صحبت پور، جعفرآباد، اوستہ محمد میں، کہ خدانخواستہ اگر کوئی flood کی situation بنتی ہے تو کم سے کم نقصان نہ ہو۔ کیونکہ جب بھی پانی اِس طرف سے آتا ہے۔ تو ہم نے دیکھا ہے کہ ماضی میں پانی کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ جب جب پانی کو روکا گیا نقصان بہت زیادہ ہوا۔ آخر ہم نے پانی کو راستہ دینا ہے۔ پانی نے نکلنا ہے۔ اپنے منچھر جھیل کی طرف سمندر میں جانا ہے۔ تو روٹ اور راستہ یہی بنتا ہے۔ تو اِنہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ تو مَیں آپ کے توسط سے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ ضرور گزارش کروں گا۔ خاص طور پر پیپلز پارٹی کی حکومت ہے سندھ میں اور یہاں بلوچستان میں بھی coalition government میں ہم سارے لوگ ہیں۔ اور لیڈ پیپلز پارٹی کر رہی ہے۔ تو میں یہ ضرور گزارش کروں گا۔ اگر خدانخواستہ گڈو بیراج پر پریشر بڑھتا ہے۔ تو ظاہر ہے پھر کٹ لگانا پڑتا ہے۔ جب کٹ لگتا ہے تو یہ پانی کا روٹ بنتا ہے بلوچستان، سندھ اور بلوچستان لیکن سندھ والا پانی بھی ٹوٹل بلوچستان حیردین ڈرینج میں آتا ہے۔ تو اِس دفعہ سی ایم صاحب نے بڑی مہربانی کی۔ خاص طور پر حیردین ڈرینج کیلئے ایک بہت بڑی amount رکھی گئی ہے۔ اُس کی re-modelling کیلئے۔ تو پھر اِس کی capacity بہت کم ہے۔ جب flood آتا ہے۔ تو وہ ہزاروں کیوسک ہوتا ہے۔ اُس کا یہاں سے نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ تو میری گزارش ہوگی پیپلز پارٹی والے دوستوں سے کہ وہ سندھ گورنمنٹ سے خاص طور پر چیف منسٹر سے یہ ضرور ریکوئسٹ کریں۔ جس طرح یہاں بلوچستان میں حیردین ڈرینج ہے۔ سندھ کی طرف parallel ایک ڈرینج بہت ضروری ہے۔ ہونا چاہیے۔ کیونکہ پانی کا اِتنا زیادہ اسپیکر صاحب! پریشر ہوتا ہے۔ تو یہ ہمارا حیردین ڈرینج اُس پانی کو نہیں نکال سکتا۔ ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر دونوں سائیڈ پر ڈرینج موجود ہونگے تو پانی جب تقسیم ہوگا کچھ اُس طرف کچھ اِس طرف تو اِس کا پریشر کم ہوگا۔ اور اِس کے ساتھ ساتھ مَیں کیونکہ نصیرآباد ڈویژن سے تعلق ہے میر صادق صاحب کا ایک سینئر پارلیمنٹیرین بھی ہیں اُن سے بڑی اُمیدیں ہیں، اِن سے مَیں یہ ضرور گزارش کروں گا۔ گڈو بیراج، اور سکھر بیراج میں اریگیشن بلوچستان کا کوئی بھی interference نہیں ہے۔ ہمارا کنٹرول کسی بھی صورت میں وہاں بالکل نہیں ہے۔ تو کم سے کم

وہاں ہمارا کنٹرول ہونا چاہیے کہ خدانخواستہ پانی کا، جب پانی کم ہوتا ہے تب ہمیں پانی دیتے نہیں ہیں۔ جب پانی زیادہ ہوجاتا ہے۔تو سارا پانی اِدھر روانہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے لوگ وہاں ہوتے نہیں ہیں۔مَیں آخری بات کر کے اپنی بات ختم کروں گا۔ 2010ء کی مَیں بات کرر ہا ہوں۔ جب یہ ٹوڑی بند ٹوٹا، توڑا گیا۔تو مَیں جیکب آباد میں تھا۔تو جیکب آباد کی مسجدوں میں اعلان شروع ہوگیا کہ جی پانی آرہا ہے جیکب آباد کو جلد سے جلد آپ لوگ خالی کر دیں۔تو وہاں سے مَیں روانہ ہوا۔جعفرآباد آیا اور آتے ہی مَیں سیدھا ڈی سی او کے، ڈی سی او تھے اُس وقت، میں ڈی سی او کے پاس گیا۔مَیں نے کہا کہ مَیں جیکب آباد سے نکلا ہوں اور وہاں مسجدوں میں اِسطرح کے اعلانات کئے جارہے ہیں۔تو آپ کے پاس کیا خبریں ہیں کوئی خدانخواستہ اِس طرح کی situation ہے کیا؟ اُس نے کہا نہیں نہیں کوئی اِسطرح کی نہیں ہے۔آپ relax ہوجائیں۔آپ یقین کریں سر! میں وہاں سے نکلا اپنے گاؤں نہیں پہنچا جعفرآباد میں پانی آچکا تھا۔تو یہ جو پہلی دفعہ تھوڑا سا جس طرح صادق صاحب نے کہا کہ ایک دوسرے کے ساتھ coordination تھا۔ اور ایک دوسرے کو بتایا جا رہا تھا۔ otherwise سندھ والے کچھ بھی بتاتے نہیں ہیں۔ بلوچستان کو تو اُس کی وجہ سے۔۔۔

جناب اسپیکر: سندھ والوں کے ساتھ۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: بہت بڑا نقصان ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: اُس کی coordination ہوگی۔

وزیر محکمہ مواصلات، ورکس، فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ: اُس کی موجودگی میں تھوڑا سا اپنا وہاں کنٹرول لازمی رکھیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔thank you۔جی صادق عمرانی صاحب۔

وزیر محکمہ آبپاشی: گیلو صاحب نے جو تجویز دی کہ کوہلپور سے جیکب آباد تک ہائی وے روڈ۔ ماضی میں جناب اسپیکر! آپ اور ہم سب کولیگ تھے۔تو یہ ہوتا تھا جہاں قومی ایشوز ہوتے تھے۔تو مشترکہ طور پر تمام اراکین اسمبلی بشمول اسپیکر صاحب اور چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ایک وفد کی صورت میں ہم جاتے تھے۔اور وفاقی حکومت سے جو اپنے اہم ایشوز تھے اُس کو منواتے تھے۔میری ایک درخواست ہے۔ جناب گیلو صاحب نے اچھی تجویز دی۔کیونکہ ابھی تین دن سے روڈ بند ہے۔ یہ قومی شاہراہ ہے۔ بارشیں ہوتی ہیں تو راستے بند ہوتے ہیں۔ ہمارے نصیرآباد، جعفرآباد، صحبت پور، جھل مگسی یہ جتنے بھی علاقے ہیں۔اُن اضلاع کا تعلق دارالحکومت کوئٹہ سے ہے صوبے میں تجارت ہوتی ہے۔تمام راستے بند ہونے کی وجہ سے آمدورفت نہیں ہوتی ۔ اِس کیلئے جناب اسپیکر! آپ ایک نوٹس لیں ایک وفد بنائیں۔ جو ہم چیف منسٹر کی قیادت میں آپ بھی ہوں۔ اِن اہم ایشوز پر وزیراعظم صاحب اور صدر صاحب سے مل کے اِس

کو حل کر سکیں۔

جناب اسپیکر: جی بالکل۔

وزیر محکمہ آبپاشی: جہاں تک جناب سلیم کھوسہ صاحب کی تجاویز ہیں۔ مَیں اِن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سندھ سے ہر گھنٹہ ہمارا رابطہ ہے۔ ہمارا اریگیشن کا ایک نمائندہ مستقل طور پر کشمور میں تعینات ہے۔ وہاں جو صورت حال ہوتی ہے پانی کی وہ ہمیں بتاتا ہے، جہاں تک یہ صورت حال تھی تو جناب سلیم صاحب سے ہر ایک، ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد دن میں دو چار دفعہ رابطہ ہوتا تھا۔ اُن کو ساری صورتحال بتاتے تھے۔ کیونکہ سب سے زیادہ علاقہ متاثر ہونا تھا۔ جھٹ پٹ، صحبت پور تو اِس لئے یہ پوری کوشش تھی۔ اللہ کا کرم ہے کہ آج وہاں صورت حال بہتر ہے۔ اَب باقی آپ دیکھیں کہ خیبر پختونخوا میں کتنی بارشیں ہوئیں، پہاڑوں کے پہاڑ ڈوب گئے۔ تو قدرت کے اُس نظام کو تو کوئی رُوک نہیں سکتا۔ بہرحال حکومتِ بلوچستان محکمہ اریگیشن اور اِن دوستوں کے تعاون سے سلیم صاحب جیسے دوستوں کے تعاون سے انشاء اللہ جو بحرانی کیفیت ہوگی ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔ اور پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری صاحب خود کشمور اور سکھر میں گزشتہ دو دن سے موجود ہیں۔ تاکہ انسانی جانوں کو بچایا جا سکے۔ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ غریب مظلوم لوگوں کی مدد کی ہے اور اُن کو بچانے کی کوشش کی ہے۔ اور پیپلز پارٹی کا جو slogan تھا مکان، سندھ میں تو ہزاروں کی تعداد میں مکان دیے گئے لیکن بلوچستان کے اندر 2022ء میں جو سیلاب آیا۔ آج تک سیلاب زدگان کی کوئی مدد نہیں کی جا رہی ہے۔ اِس سلسلے میں، مَیں سلیم صاحب، جو دوست آنا چاہتے ہیں، چیف منسٹر صاحب سے ریکوئسٹ کریں گے کہ لوگوں کو گھر بنانے کیلئے ورلڈ بینک نے این جی اوز نے جو اسکیمات تشکیل دیئے ہیں، پروگرام، اُس پر عملدرآمد ہو سکے۔ میں یقین دلاتا ہوں آج اِس ایوان میں کہ پاکستان پیپلز پارٹی اِس ملک کے اندر اِس صوبے کے اندر امن، ترقی، خوشحالی، بیروزگاری کا خاتمہ چاہتی ہے۔ اِس کیلئے ہمارے تمام اراکین اسمبلی، ہماری مخلوط حکومت ہے۔ اِس مخلوط حکومت میں رہتے ہوئے لوگوں کی اِن بنیادی مسائل کو حل کرنے کی ہر قسم کی کوشش کی جائیگی۔ thank you۔

جناب اسپیکر: .thank you اَب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 12 ستمبر 2025 بوقت سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بوقت شام 5 بجکر 05 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆